بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر — قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۲ محرم سنہ ۱۳۹۷ھ ۳ صلح ۱۳۵۶ہش ۳ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اَعمال سے کام نہیں لیتا وہ دُعا نہیں کرتا

## اِس لئے دُعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دِل میں ایک رِقّت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دِل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دُعا قبول کرتا ہے اِس لئے مَیں تو جب تک اِذنِ الٰہی کے آثار نہ پاؤں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضا و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیتِ دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۴)

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اِس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اِس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۱۸)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ربوہ ۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

بے چینی اور کمزوری

ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

---

ربوہ ۳۱ فتح۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشہور شعر پڑھا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اور پھر بتایا کہ اِس زمانہ میں دُنیا میں کفر و الحاد اور دہریت کی وبا بہت پھیل گئی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو ان زبردست دلائل کا بخوبی علم ہونا چاہیئے جو اسلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی وحدانیت کے بارہ میں قرآن کریم میں پیش کئے ہیں۔ ان دلائل کو اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُر معارف کتب میں بڑی کثرت سے اور تحدی کے ساتھ پیش فرمایا ہے مثلاً ایک دلیل حضور نے یہ دی ہے کہ انسان کے ہاتھ کی بنی ہوئی کوئی چیز بے مثل و مانند نہیں ہوتی۔ دوسرا انسان نہ صرف اسے بنا سکتا ہے بلکہ اس سے بہتر بھی بنانے پر قادر ہوتا ہے لیکن اس کے بالمقابل جو چیز اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت نے بنائی ہے وہ نہ کسی انسان نے کبھی بنائی ہے اور نہ وہ بنا سکتا ہے حتیٰ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں بتایا ہے انسان کیڑے کا ایک پاؤں بھی بنانے پر قادر نہیں ہے اسلام نے اِس زبردست دلیل کے عملی ثبوت کے طور

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ صلح ۱۳۵۶ ہش
۳ جنوری ۱۹۷۷ء

# جملہ خطا کاریوں اور گناہوں کی اصل جڑ

قوموں کے بگڑنے اور نافرمانی اختیار کرنے کا ایک بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان میں دُنیا کی محبت گھر کر جاتی ہے۔ لوگ دنیوی نعمتوں کے اس درجہ گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ وہ آخرت کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ آخرت فراموشی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہوں کے ارتکاب میں دلیری بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ ہدایت سے دُور جا پڑتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور اس میں حد سے زیادہ انہماک کی مضرت کو مثالیں دے دے کر واضح کیا ہے اور اس طرح یہ امر مومنوں کے ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ دُنیا سے ہرگز دل نہ لگائیں بلکہ دُنیا میں زندگی بسر کرنے کے دوران اپنی آخرت کو سنوارنے کی فکر کریں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ دنیوی زندگی کی اصل حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جان لو کہ دُنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس (یعنی دُنیا کی زندگی) کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے۔ مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (ایسے دُنیا داروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے۔ اور بعض (بندے ایسے) ایسے ہیں کہ جن کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضاء الٰہی مقرر ہے۔ اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکہ کا فائدہ ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جس طرح لہلہاتی ہوئی سرسبز کھیتی بالآخر زرد ہونے کے بعد چُورا چُورا ہو جاتی ہے اسی طرح دُنیا کی زندگی بھی بالآخر ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی ناپائیدار زندگی سے دل لگانا اور اسی کو سب کچھ سمجھ کر اس میں کھو یا جانا بہت ہی خسارہ کا سودا ہے۔ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس جہانِ ناپائیدار میں اس طرح زندگی بسر کرے کہ اسے اخروی جہان کی دائمی جنّت میں داخل ہونا نصیب ہو جس کے آگے دنیوی زندگی اور اس کی زینتوں اور آسائشوں کی سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ (الحدید آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) تم اپنے رب کی طرف سے آنے والی مغفرت اور ایسی جنّت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی قیمت تمام آسمان اور زمین کی قیمت کے برابر ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو پسند کرتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا سے دل نہ لگانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"دُنیا کی زیب دُنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا.... سب سے بڑا گناہ جس نے .... تباہ حال کر رکھا ہے .... وہ یہی دُنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و ہم میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہمّ و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اُٹھا لیتے۔ سعدی کہتا ہے ؎

گر وزیر از خدا بترسیدے

ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لئے اپنے کام میں کیسے چُست و چالاک ہوتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہیئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے۔ اُس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو بہت سخت پکڑتا ہے....

یہ تو سچ ہے کہ دین سہل ہے مگر ہر نعمت مشقّت کو چاہتی ہے۔ بانیِ اسلام نے تو ایسی مشقّت بھی نہیں رکھی۔ ہندوؤں میں دیکھو کہ ان کے جوگیوں اور سنیاسیوں کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے .... ایسا ہی عیسائیوں میں رہبانیت تھی۔ اسلام نے ان باتوں کو نہیں رکھا بلکہ اس نے یہ تعلیم دی کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیۂ نفس کیا یعنی جس نے اپنے آپکو ہر قسم کی بدعت، فسق و فجور، نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لئے الگ کر لیا اور ہر قسم کی نفسانی لذات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف کو مقدم کر لیا۔ ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دُنیا اور اس کے تکلّفات کو چھوڑتا ہے۔

اور پھر فرمایا قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا مٹی کے برابر ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو آلودہ کر لیا یعنی جو زمین کی طرف جُھک گیا۔ گویا یہ ایک ہی فقرہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کس طرح خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ بالکل سچی اور پکی بات ہے کہ جب تک انسان قوئ بشریہ کے بُرے طریق کو نہیں چھوڑتا اُس وقت تک خدا نہیں ملتا۔ دُنیا کی گندگیوں سے نکلنا چاہتے ہو اور خدا تعالیٰ کو ملنا چاہتے ہو تو اِن لذّات کو ترک کرو ورنہ

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں"

(الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵ تا صفحہ ۳۵۸)

# تقریب شادی

ربوہ ــ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز دوشنبہ بعد نماز عصر عزیزہ راشدہ سلمہا بنت مکرم مسعود احمد خان صاحب ایم۔اے لیکچرار گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیز افتخار احمد خان ابن محترم محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم حال مقیم ٹیکسلا کے ساتھ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے کی بعدہٗ مکرم داؤد منیر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے سُنائے۔ آخر میں محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

اگلے روز ۲۱ دسمبر کو ربوہ میں ہی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا اُس میں بھی بعض بزرگانِ سلسلہ، گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے محترم پرنسپل صاحب اور پروفیسر صاحبان نیز بعض مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنے فضل سے اسے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# نماز جمعہ اور اس کی خصوصیات و فضائل

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ

اسلام میں جمعہ کی نماز خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک الگ سورۃ الجمعہ کے نام سے نازل فرمائی ہے اور اس میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ
مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ٥ (الجمعۃ ع ۲)

یعنی اے ایمان والو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو پوری رغبت اور اہتمام کے ساتھ اللہ کے ذکر کے لئے حاضر ہو جاؤ اور خرید و فروخت کے تمام معاملات کو چھوڑ دو۔ اگر تم علم رکھتے ہو تو یہ بات تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ آیت بالا میں فَاسْعَوْا کے الفاظ کے یہ معنے نہیں کہ دوڑ کر آؤ بلکہ یہ مراد ہے کہ پورے اہتمام۔ رغبت اور میانہ روی سے چل کر آؤ۔ چنانچہ حافظ عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر دمشقی اس کے متعلق تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں:-

"فاسعوا الی ذکر اللہ" ای
اقصدوا واعمدوا واھتموا
فی سیرکم الیھا ولیس
المراد بالسعی ھھنا
المشی السریع وانما
ھو الاھتمام بھا کقولہ
ومن اراد الآخرۃ وسعی
لھا سعیھا ......
واما المشی السریع الی
الصلوۃ فقد نھی عنہ"

یعنی فاسعوا الی ذکر اللہ سے یہ مراد ہے کہ میانہ روی۔ رغبت اور اہتمام سے چل کر نماز جمعہ کے لئے آؤ اور سعی سے مراد یہاں دوڑنا نہیں بلکہ رغبت اور اہتمام سے چل کر آنا ہے چنانچہ آیت قرآنی

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ
لَهَا سَعْيَهَا

میں بھی سعی سے مراد دوڑنا نہیں ہے۔ نماز کے لئے دوڑ کر آنے کی تو احادیث میں ممانعت کی گئی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اذا اقیمت الصلوۃ فلا
تاتوھا تسعون واتوھا
تمشون علیکم السکینۃ
فما ادرکتم فصلوا وما
فاتکم فاتموا

(بخاری کتاب الصلوۃ)

یعنی جب نماز کی اقامت ہو جائے تو نماز میں شامل ہونے کے لئے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ میانہ روی سے چل کر آؤ سکینت کو بہر صورت قائم رکھو جو حصہ پا لو وہ با جماعت پڑھ لو اور جو حصہ رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

غرض فاسعوا الی ذکر اللہ سے یہی مراد ہے کہ سکینت۔ وقار۔ میانہ روی، رغبت اور اہتمام کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے آجاؤ۔

## ۲۔ جمعہ کی نماز کا اضافہ

نماز جمعہ کی یہ صورت ہے کہ نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے اس دن ظہر کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ خطبہ جمعہ سے تھوڑا وقت قبل ایک

### اذان

کہی جاتی ہے تاکہ شامل ہونے والوں کو اطلاع ہو جائے اور وہ جمعہ میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر لیں۔ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دلوائی اور نہ آپ کے عہد مبارک میں جاری کی گئی۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں بھی جاری نہیں کی گئی بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث نے اپنے عہد خلافت میں اس اذان کو جاری فرمایا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ

ان الاذان یوم الجمعۃ
کان اولہ حین یجلس
الامام یوم الجمعۃ
علی المنبر فی عھد
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وابی بکر
وعمر رضی اللہ عنھما
فلما کان فی خلافۃ
عثمان رضی اللہ عنہ
وکثروا امر عثمان یوم
الجمعۃ بالاذان الثالث
فاذن علی الزوراء فثبت
الامر علی ذالک

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں جمعہ کے وقت پہلی اذان وہی ہوتی تھی جو امام کے خطبہ کے لئے منبر پر آکر بیٹھ جانے کے وقت دی جاتی تھی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عہد آیا اور لوگ بہت بڑھ گئے تو آپ نے تیسری اذان دینے کا حکم دیا (یعنی پہلی اذان کا جو خطبہ سے تھوڑا وقت پہلے دی جاتی ہے) چنانچہ زوراء مقام پر اذان دی گئی۔ پھر آئندہ کے لئے یہی امر قائم ہو گیا

غرض اب جو پہلی اذان خطبہ سے تھوڑا وقت قبل دی جاتی ہے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث کی قائم کردہ سنت ہے۔

## ۳۔ یہود و نصاریٰ کے لئے بھی یوم الجمعۃ ہی فرض کیا گیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الآخرون السابقون
یوم القیامۃ بید انھم
اوتوا الکتاب من قبلنا
ثم ھذا یومھم الذی
فرض علیھم فاختلفوا
فیہ فھدانا اللہ لہ
فالناس لنا فیہ تبع
الیھود غدا والنصاریٰ
بعد غد

(البخاری صلوۃ الجمعۃ)

یعنی ہم ہیں تو پیچھے آنے والے لیکن قیامت کے دن ہم سب سے آگے ہوں گے البتہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔ پھر یہی جمعہ کا دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس میں اختلاف شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس بارہ میں ہدایت عطا فرمائی پس وہ لوگ ہم سے پیچھے ہیں یہود ایک دن اور نصاریٰ دو دن۔

بہرحال دنیوی مشاغل کو چھوڑ کر عبادت کے لئے ہفتہ میں ایک مخصوص دن منانے کا تعلق سب اقوام سے ہے یہود نصاریٰ اور مسلمان سب متفق ہیں اختلاف صرف اس کے تعیین دن کا ہے مسلمان تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یوم الجمعہ پر قائم ہیں اور … یہ عظیم الشان دن … قومی اجتماع کا … رسول … کی عبادت کی جائے۔

## ۴۔ خطبہ پوری توجہ اور خاموشی سے سننا چاہئے

خطبہ جمعہ کو نہایت اہمیت حاصل ہے خطبہ امام کی طرف متوجہ ہو کر نہایت خاموشی اور یکسوئی سے ہمہ تن گوش ہو کر سننا چاہئے۔

۱۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اذا قلت لصاحبک یوم
الجمعۃ والامام یخطب
انصت فقد لغوت

(البخاری)

یعنی جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھتے وقت اگر تو اپنے ساتھی کو اتنا بھی کہے کہ خاموش ہو جا تو تو نے لغو کام کیا۔

۲۔ پھر آپ فرماتے ہیں:-

من تکلم یوم الجمعۃ
والامام یخطب فھو
کالحمار یحمل اسفارا
والذی یقول لہ انصت
لیس لہ جمعۃ

(مسند احمد بن حنبل)

یعنی جو شخص جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وقت کلام کرے وہ اس گدھے کی طرح ہے جس نے کتابوں کا بوجھ اٹھایا ہوا ہو اور جو شخص دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah


کو اتنا ہی کہے کہ خاموش ہو جا تو اس کا جمعہ ہی نہیں ہو گا۔

## تارک جمعہ کو انتباہ

نماز جمعہ کو نہایت اہتمام سے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے اسی سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تاکید فرمائی ہے آپ بے پرواہی اور کوتاہی سے جمعہ ترک کرنیوالوں کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین۔ (مسلم)

یعنی لوگوں کو چاہیئے کہ جمعہ کو ترک کرنے سے باز آجائیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر وہ دین سے بالکل غافل ہو جائیں گے

## ۶- نہانے، مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کا ارشاد

جمعہ کے دن صفائی کا خاص خیال رکھنے نہانے اُجلے کپڑے پہننے۔ مسواک کرنے تیل اور خوشبو لگانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تاکید فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیباً ان وجد۔ (بخاری)

یعنی جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کے لئے واجب ہے اور یہ کہ وہ مسواک بھی کرے اور اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے۔

۲- اسی طرح آپ فرماتے ہیں :-

من اغتسل یوم الجمعۃ وتطھر بما استطاع من طھر ثم ادھن او مس طیباً ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب لہ ثم اذا خرج الامام انصت غفر لہ ما بینہ و بین الجمعۃ الاخری

(بخاری)

یعنی جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور حسب توفیق پوری صفائی اور طہارت اختیار کی پھر بالوں کو تیل اور خوشبو لگائی پھر نماز کے لئے گیا اور جہاں ہیں دو آدمیوں میں جو اکٹھے بیٹھے ہیں گھس کر نہ بیٹھا کہ وہ جدا ہو جائیں۔ پھر نماز کا مقدر حصہ پڑھا۔ پھر امام کے آنے پر خاموش ہو کر توجہ سے خطبہ سنا تو اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ تک کے گناہ بخش دے گا۔

غفر لہ کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے گناہ کرنے سے بچا لے گا۔ اور اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا کہ گناہ سرزد ہی نہ ہوں۔

۳- اسی طرح جمعہ کے روز لباس کی صفائی کے متعلق آپ کا حسب ذیل ارشاد ہے۔

ما علی احدکم لو اتخذ ثوبین لجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ۔

(ابوداؤد)

یعنی تم میں سے کسی کا کیا حرج ہے اگر وہ اپنے محنت مزدوری کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لئے خاص طور پر دو کپڑے بنوا کر رکھ لے۔

## ۷- یوم الجمعۃ اور درود شریف کی کثرت

جمعہ کے دن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی کثرت سے درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور تاکید بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا علی الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی (ابوداؤد)

یعنی جمعہ تمہارے افضل ایام میں سے ہے پس اس دن مجھ پہ کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود اس دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور آپ ہی جملہ نوع انسان کے لئے محسن اعظم ہیں۔ امت مسلمہ مرحومہ پر اللہ تعالیٰ کے تمام فیوض، برکات انعامات اور انوار کا نزول آپ ہی کے وسیلہ اور فیض کی برکت سے ہے اس لئے شکر کا تقاضا یہی ہے کہ اس عید سے بھی زیادہ بابرکت اور پُر فضائل دن کے موقعہ پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ سلام اور درود کی دعا نہایت اہتمام اور کثرت سے کی جائے۔ نعم ما قیل

بھیج درود اس محسن پہ تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

غرض یہیں ہر روز عموماً اور جمعہ کے دن خصوصاً بڑی محبت، خلوص اور کثرت سے آنحضرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ، سلام درود اور برکات کی دعا کرنی چاہیئے

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وبارک وسلم انک حمید مجید۔

## ۸- یوم الجمعہ کی متعدد خصوصیات

جمعہ کا دن عظیم الشان دن ہے کہ اس کے فضائل و برکات عید سے بھی بڑھ کر ہیں حضرت امام ابن القیم نے اپنی کتاب "زاد المعاد فی سیرۃ خیر العباد" میں یوم الجمعۃ پر بحث کرتے ہوئے اس کی تینتیس خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

## ۹- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف بیان

جمعہ کے دن کی اہمیت وعظمت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گنہگار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو جائے اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل ہوتی چلی آئی ہے اور اس ملک (ہند ناقل) میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی ...... جمعہ کے دن کو کچھ مسلمانوں سے ہی خصوصیت نہیں بلکہ یہ دن عیسائی مذہب میں بھی قابل تعظیم ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے روز ہی صلیب دئے گئے تھے۔ اور عیسائی عقیدہ کی رو سے تمام برکات کی جڑ یہی واقعہ ہے۔ یہودیوں کا سبت بھی اسی زمانہ تک کہ جب وہ مصر سے نہیں نکلے تھے جمعہ ہی تھا قدیم مصری سلطنت میں بھی جمعہ ہی کی تعطیل ہوتی تھی اور حضرت آدم بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے تھے۔ نوح کی کشتی ارارات کے پہاڑ پر جمعہ کے دن ہی لگی تھی۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد اول نمبر ۱۲)

غرض یوم جمعہ ایک نہایت عظیم الشان دن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس دن کی اہمیت وعظمت کو سمجھیں اور اس کی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کر کے اس کی برکات سے متمتع ہوں۔

## زعماء اعلیٰ / زعماء انصار اللہ کے سہ سالہ انتخابات

موجودہ زعماء اعلیٰ انصار اللہ کی سہ سالہ میعاد ۳۱ رفتح / دسمبر ۱۹۷۶ء کو ختم ہو رہی ہے حسب قواعد یہ انتخابات امراء / صدر صاحبان کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ تمام امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خط یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ حسب قواعد انتخابات کروا کے رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ صدر محترم انصار اللہ کی خدمت میں برائے منظوری بھجوا دیں۔ امراء صاحبان کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ وہ جلد اس کام کو مکمل کروا لیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست وعدہ جات معاونین خصوصی تحریک جدید جماعت احمدیہ لائلپور شہر

## برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء

محترم چوہدری خالد محمود صاحب بھٹی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لائلپور شہر نے ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کے وعدہ جات کی جو فہرست ارسال فرمائی ہے وہ بغرض دعا ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

| نمبر شمار | نام | وعدہ |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب | ۱۱۲۰/- |
| ۲ | " ملک حفیظ الدین صاحب | ۱۰۰۵/- |
| ۳ | " چوہدری ناصر احمد صاحب کنفیکشنر | ۱۰۰۲/- |
| ۴ | " ملک نذیر احمد صاحب ٹرانسپورٹر | ۱۰۰۵/- |
| ۵ | " شیخ عبد المجید صاحب | ۱۰۰۵/- |
| ۶ | " بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس | ۱۶۰۰/- |
| ۷ | " محمد صدیق صاحب دارا پوری | ۱۰۴۵/- |
| ۸ | " عبد الرحمان صاحب کاشمیری | ۱۰۰۰/- |
| ۹ | " محمود احمد صاحب قمر | ۱۰۱۰/- |
| ۱۰ | " کپتان نصیر احمد صاحب | ۱۰۴۰/- |
| ۱۱ | " ڈاکٹر رشید اختر صاحب حمیدیہ دواخانہ | ۱۲۰۰/- |
| ۱۲ | " فضل کریم صاحب | ۱۰۰۵/- |
| ۱۳ | " شیخ محمد رفیق صاحب (بمعہ والدہ صاحبہ) | ۱۰۲۵/- |
| ۱۴ | " میاں غلام محمد صاحب (انصاف کمپنی) | ۱۵۰۰/- |
| ۱۵ | " شیخ نذیر احمد ـ سلیم احمد صاحبان | ۱۰۰۵/- |
| ۱۶ | " لئیق احمد صاحب | ۱۵۰۰/- |
| ۱۷ | " محمود احمد صاحب (ایمن آبادی) | ۱۱۰۰/- |
| ۱۸ | " مستری بشیر احمد صاحب | ۱۰۱۰/- |
| ۱۹ | " شیخ محمد صادق صاحب | ۱۰۱۰/- |
| ۲۰ | " ملک بشیر احمد صاحب | ۱۳۵۰/- |
| ۲۱ | " ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب | ۱۱۰۰/- |
| ۲۲ | مکرمہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب بمعہ بچگان | ۱۴۵۰/- |
| ۲۳ | مکرم شیخ حبیب احمد صاحب | ۵۱۰/- |

ان سب کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# امراء اضلاع کی توجہ کے لئے

## ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات (از یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۸۰ء) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروایا گیا ہے۔ لہذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۴ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ نیز یہ بھی نگرانی فرماویں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

# انصار بھائیوں کے تعاون کی ضرورت

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے مگر وعدہ جات کی فہرستیں مرکز میں سست رفتاری سے پہنچ رہی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ذیلی تنظیموں کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ اگر جماعت کا ایک حصہ سست روی اختیار کرے تو دوسرا حصہ اُسے بیدار کرنے اور تیز تر کرنے کا اہتمام کرے۔ چنانچہ میں انصار بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مقامی طور پر جائزہ لیں اور اگر ان کی جماعت نے وعدہ جات بھجوانے کا تا حال خیال نہیں رکھا تو وہ اس طرف بھرپور توجہ دلا کر دوہرے ثواب کے مستحق بنیں۔ ارشادِ نبوی ہے کہ الدال علی الخیر کفاعلہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# ماہنامہ تشحیذ الاذہان و ماہنامہ خالد

## ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء

خریداران وایجنٹ صاحبان خالد اور تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۷۶ء مورخہ ۲۱ر دسمبر ۷۶ء کو اور ماہنامہ خالد جو ماہ دسمبر ۷۶ء و جنوری ۷۷ء کا پرچہ ہے ۲۷ر دسمبر ۷۶ء کو حوالہ ڈاک کئے گئے ہیں۔

ادارہ خالد و تشحیذ الاذہان اس غیر معمولی تاخیر کیلئے معذرت خواہ ہے۔ جن خریداران وایجنٹ صاحبان کو سات جنوری ۷۷ء تک رسالہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ـ ربوہ)

# تصحیح

الفضل ۱۷ر دسمبر ۷۶ء پر جو اعلانِ نکاح شائع ہوا ہے اس میں دُولہا اور ان کے والد صاحب کے نام کے ساتھ غلطی سے اینڈمین کا لفظ شائع ہو گیا ہے جو صحیح نہیں ہے صحیح لفظ "وینڈرمین" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(چوہدری عنایت علی امیر جماعت حلقہ گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)


لله ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہو گا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ

ربوہ

بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جھوٹے الزام تراشنے اور انہیں بار بار دُہرانے کا انتہائی افسوسناک وطیرہ

بعض لوگوں کا پیشہ ہی جھوٹ بولنا اور دوسروں پر جھوٹے الزام لگانا اور تہمتیں تراشنا ہوتا ہے۔ وہ اس قبیح فعل کے ارتکاب میں بھی اپنی طرف سے نام نہاد پیشہ ورانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کا ایک وطیرہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک الزام تراشنے کے بعد اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ اس کی تردید ہو چکی ہے اور ان کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو چکا ہے وقفہ وقفہ سے اسی الزام اور اتہام کو کمال ڈھٹائی سے دہراتے چلے جاتے ہیں۔ غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ کو بار بار دہرانے اور کمال ڈھٹائی سے اس پر اصرار کرنے کے نتیجہ میں دوسرے لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں گے۔

گزشتہ دو سال میں بعض مفاد پرست عناصر کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف اس قدر جھوٹے الزام تراشے اور پھیلائے گئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ ان اتہامات کی بار بار تردید کی گئی ہے اور دو اور دو چار کی طرح ان کا جھوٹا ہونا بھی ثابت ہو چکا ہے اس کے باوجود یہ عناصر وقفہ وقفہ سے انہیں دہرانے کی روش سے باز نہیں آتے۔ ایسے ہی سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات میں سے ایک یہ الزام بھی ہے کہ نعوذ باللہ جماعتِ احمدیہ اپنا ہیڈ کوارٹر کسی بیرونی ملک میں منتقل کر رہی ہے۔ اس کی ایک بار نہیں کئی بار تردید کی جا چکی ہے اس کے باوجود یہ مفاد پرست عناصر اسے دہراتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنی ۲۱۔ دسمبر ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں لندن سے شائع ہونے والے کسی "آزاد" نامی اردو ہفت روزہ کے حوالے سے اس الزام کو پھر بڑے طمطراق سے شائع کیا ہے اور لکھا یہ ہے کہ نعوذ باللہ احمدی اپنا ہیڈ کوارٹر مغربی جرمنی میں منتقل کر رہے ہیں اور یہ کہ پانچ ہزار احمدی ہمبرگ پہنچ گئے ہیں اور یہ کہ احمدی پاکستان میں چھوڑی ہوئی جائیدادیں سستے داموں فروخت کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ

یہ سب افسانہ ہے اس میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔ اس کی ایک دفعہ نہیں ہم کئی بار تردید کر چکے ہیں اور اب پھر اس سرتاپا جھوٹے اتہام کی انتہائی پُرزور الفاظ میں تردید کرتے ہیں۔ لندن کے ہفت روزہ "آزاد" کی اس خبر کی جھوٹ کے پلندہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جھوٹ پر مسلسل اصرار سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے باز نہیں آ سکتے۔ انہیں اس کا چسکا پڑ چکا ہے۔ ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں جھوٹ کی اس قدر تہدید اور اس کے عبرتناک انجام کی وعید کے باوجود عمداً جھوٹ بولنے اور بولتے چلے جانے میں ان کے اپنے دینی نقطۂ نگاہ سے کیا حکمت پوشیدہ ہے؟

## اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

پر قرآن کریم کو پیش کیا ہے اور چنانچہ خود قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ لفظاً اور معناً بے مثل و مانند ہے اور کوئی شخص سارا قرآن تو ایک طرف اس کی صرف ایک چھوٹی سی سورۃ یعنی سورہ فاتحہ کی مثل لانے پر بھی قادر نہیں ہے۔ قرآن کا یہ چیلنج ابتدائے نزولِ قرآن سے تا قیامت قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی کے ساتھ اس چیلنج کو پیش کیا اور میں نے بھی حضور کے نائب کے طور پر عیسائیوں اور دیگر تمام لوگوں کے سامنے اسے پیش کیا ہے مگر کسی کو بھی ہماری چھوٹی سی جماعت کا یہ چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ حضور نے بتایا کہ قرآن کریم کا بے مثل و مانند ہونا زبردست دلیل ہے اس بات کی کہ خدا اپنی تمام صفات کے ساتھ موجود ہے اور یہ کہ قرآن کریم واقعی خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ خدا کرے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں ذاتِ باری پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان پر قائم ہوں اور اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگی گزارنے والے ہوں۔ آمین؟

# اسلام کا ایک اہم رُکن — زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے دینی دولت کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ایک بڑی اکثریت کو ادائیگی زکوٰۃ کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جماعت میں بعض ایسے احباب بھی ہیں جن سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رُکن ہے جس کی ادائیگی کا قرآن شریف میں بار بار حکم ہے۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہے ازراہ کرم اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ امراء اصحاب، صدران جماعت اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ صاحبِ نصاب احباب کو مسائلِ زکوٰۃ سے بخوبی آگاہ فرمائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

## دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے ہم زلف مہر ظفر اللہ صاحب کملانہ ابن مہر نور احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی وریام ضلع جھنگ مورخہ ۲ ا دسمبر ۱۹۷۶ء گیارہ بجے قبل دوپہر جھنگ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت صرف ۴۱ سال عمر تھی۔ مرحوم ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی مرحوم مشرقی افریقہ کے داماد تھے۔

۱۳ دسمبر کو ان کے آبائی گاؤں بستی وریام میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار والدہ اور دو بہنوں کے علاوہ دو بیویاں اور سات بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے ابھی کم سن ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ (محمد شفیق قیصر۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

## درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے بھائی احسان اللہ صاحب سنوری کا بیٹا اور میرا بھتیجا نعیم احمد شدید بیمار ہے اور حیدر آباد کے ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ وہ میڈیکل کے آخری سال کا طالب علم ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(والدہ محمد اجمل شاہد مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا)

۲۔ والد بزرگوار مکرم حکیم محمد صدیق صاحب میانوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام چار ماہ سے بیمار ہیں۔ پہلے سے بفضلِ خدا کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد صدیقی محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۳۔ خاکسار کے خسر مکرمی صوبیدار عبدالمنان صاحب غازی اور خاکسار کی خوشدامن صاحبہ آجکل بیمار ہیں۔ احباب کرام سے کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ریاض احمد چوہدری۔ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر رابہ ہومیو)
ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زعمائے کرام مجالس انصار اللہ جمع شدہ رقوم چندہ انصار اللہ مرکز کو جلد ارسال فرمائیں (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)